قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران 74)

روزنامہ

الفضل

لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

بدھ 30 ستمبر 2020ء | 13 صفر 1442 ہجری قمری | جلد:2 | شمارہ:231

ارشادِ باری تعالیٰ

وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ

(البقرۃ:166)

اور مومنوں کی یہی شان ہے کہ وہ سب سے بڑھ کر خدا سے محبت رکھتے ہیں۔

فرمان خلیفۂ وقت

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

آج میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت الٰہی سے متعلق کچھ تحریرات پیش کروں گا، ارشادات پیش کروں گا جن میں آپ نے محبت الٰہی کی حقیقت اور تعریف بھی بیان فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی محبت کے حصول کا راز اور طریق اور اس کی گہرائی اور فلاسفی بھی بیان فرمائی ہے اور ہمارے سے، جو آپ کے ماننے والے ہیں جو آپ کی جماعت میں شامل ہیں محبت الٰہی کے بارے میں کیا توقعات رکھی ہیں۔ یہ سب بھی بیان فرمایا کہ ہماری کیا کوشش ہونی چاہئے اور اس کے کیا معیار ہونے چاہئیں۔ پس اس لحاظ سے ہر حوالہ ہی قابل غور ہے اور ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔ اس لئے توجہ سے سننے کی ضرورت ہے تا کہ ہم محبت الٰہی کے مضمون کی روح کو سمجھتے ہوئے اس میں بڑھنے والے ہوں اور اضافہ کرنے والے ہوں اور اپنی اصلاح کرنے والے ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ

’’محبت کوئی تصنع اور تکلف کا کام نہیں بلکہ انسانی قویٰ میں سے یہ بھی ایک قوت ہے۔ اور اس کی حقیقت یہ ہے کہ دل کا ایک چیز کو پسند کر کے اس کی طرف کھینچے جانا اور جیسا کہ ہر یک چیز کے اصل خواص اس کے کمال کے وقت بدیہی طور پر محسوس ہوتے ہیں (بہت کھلے اور واضح محسوس ہوتے ہیں) یہی محبت کا حال ہے کہ اس کے جوہر بھی اس وقت کھلے کھلے ظاہر ہوتے ہیں کہ جب اتم اور اکمل درجہ پر پہنچ جائے۔‘‘ (کمال اور اتمام ایسی ہو جو اپنے انتہا کو پہنچ جائے) فرمایا کہ ’’اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اُشۡرِبُوۡا فِیۡ قُلُوۡبِہِمُ الۡعِجۡلَ (البقرۃ:94)۔ یعنی انہوں نے گوسالہ سے ایسی محبت کی کہ گویا ان کو گوسالہ شربت کی طرح پلا دیا گیا۔ درحقیقت جو شخص کسی سے کامل محبت کرتا ہے تو گویا اسے پی لیتا ہے یا کھا لیتا ہے اور اس کے اخلاق اور اس کے چال چلن کے ساتھ رنگین ہو جاتا ہے اور جس قدر زیادہ محبت ہوتی ہے اسی قدر انسان بالطبع اپنے محبوب کی صفات کی طرف کھینچا جاتا ہے یہاں تک

بقیہ صفحہ 8 پر

فرمانِ رسول ﷺ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تہجد کے وقت جاگے تو مسجد سے قرآن کریم کی تلاوت کی آواز آ رہی تھی۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تہجد کے لئے بہت جلدی جاگا کرتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا یہ آواز عبّاد کی ہے؟ حضرت عائشہ کہتی ہیں میں نے عرض کی کہ انہی کی آواز لگتی ہے۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دعا دی کہ اے اللہ عبّاد پر رحم کر۔

(صحیح البخاری کتاب الشھادات باب شھادۃ الاعمیٰ... الخ حدیث ۲۶۵۵)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحاتِ قلم

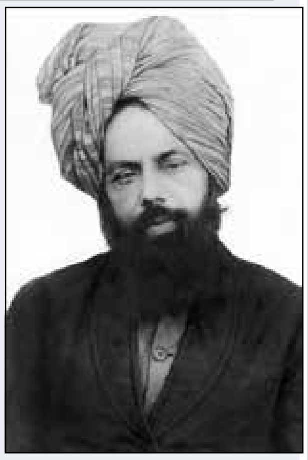

فرمایا: ’’...اور توبہ صرف زبان سے نہیں ہے بلکہ توبہ کا کمال اعمال صالحہ کے ساتھ ہے۔ تمام نیکیاں توبہ کی تکمیل کے لئے ہیں کیونکہ سب سے مطلب یہ ہے کہ ہم خدا سے نزدیک ہو جائیں۔ دعا بھی توبہ ہے کیونکہ اس سے بھی ہم خدا کا قرب ڈھونڈتے ہیں۔ اسی لئے خدا نے انسان کی جان کو پیدا کر کے اس کا نام روح رکھا۔ کیونکہ اس کی حقیقی راحت اور آرام خدا کے اقرار اور اسکی محبت اور اسکی اطاعت میں ہے۔ اور اس کا نام نفس رکھا کیونکہ وہ خدا سے اتّحاد پیدا کرنیوالا ہے...... خدا سے دل لگانا ایسا ہوتا ہے جیسا کہ باغ میں وہ درخت ہوتا ہے جو باغ کی زمین سے خوب پیوستہ ہوتا ہے۔ یہی انسان کا جنت ہے۔ اور جس طرح درخت زمین کے پانی کو چوستا اور اپنے اندر کھینچتا اور اس سے اپنے زہریلے بخارات باہر نکالتا ہے اسی طرح انسان کے دل کی حالت ہوتی ہے کہ وہ خدا کی محبت کا پانی چوس کر زہریلے مواد کے نکالنے پر قوت پاتا ہے اور بڑی آسانی سے اُن مواد کو دفع کرتا ہے۔ اور خدا میں ہو کر پاک نشوونما پاتا جاتا ہے۔ اور بہت پھیلتا اور خوشنما سرسبزی دکھلاتا اور اچھے پھل لاتا ہے۔ مگر جو خدا میں پیوستہ نہیں وہ نشوونما دینے والے پانی کو چوس نہیں سکتا اس لئے دم بدم خشک ہوتا چلا جاتا ہے۔ آخر پتے بھی گر جاتے ہیں اور خشک اور بدشکل ٹہنیاں رہ جاتی ہیں۔ پس چونکہ گناہ کی خشکی بے تعلقی سے پیدا ہوتی ہے اس لئے اس خشکی کے دور کرنے کے لئے سیدھا علاج مستحکم تعلق ہے جس پر قانون قدرت گواہی دیتا ہے۔ اسی کی طرف اللہ جل شانہ اشارہ کر کے فرماتا ہے۔ یٰۤاَیَّتُہَا النَّفۡسُ الۡمُطۡمَئِنَّۃُ ارۡجِعِیۡۤ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَۃً مَّرۡضِیَّۃً فَادۡخُلِیۡ فِیۡ عِبٰدِیۡ وَادۡخُلِیۡ جَنَّتِیۡ۔ (الفجر 28-31) یعنی اے وہ نفس جو خدا سے آرام یافتہ ہے اپنے رب کی طرف واپس چلا آ۔ وہ تجھ سے راضی اور تو اس سے راضی۔ پس میرے بندوں میں داخل ہو جا اور میرے بہشت کے اندر آ...... غرض گناہ کے دور کرنے کا علاج صرف خدا کی محبت اور عشق ہے۔ لہٰذا وہ تمام اعمال صالحہ جو محبت اور عشق کے سرچشمہ سے نکلتے ہیں گناہ کی آگ پر پانی چھڑکتے ہیں کیونکہ انسان خدا کیلئے نیک کام کر کے اپنی محبت پر مہر لگاتا ہے۔ خدا کو اس طرح پر مان لینا کہ اس کو ہر ایک چیز پر مقدم رکھنا یہاں تک کہ اپنی جان پر بھی۔ یہ وہ پہلا مرتبۂ محبت ہے جو درخت کی اس حالت سے مشابہ ہے جبکہ وہ زمین میں لگایا جاتا ہے۔ اور پھر دوسرا مرتبہ استغفار جس سے یہ مطلب ہے کہ خدا سے الگ ہو کر انسانی وجود کا پردہ نہ کھل جائے۔ اور یہ مرتبہ درخت کی اس حالت سے مشابہ ہے جبکہ وہ زور کر کے پورے طور پر اپنی جڑ زمین میں قائم کر لیتا ہے اور پھر تیسرا مرتبہ توبہ جو اس حالت کے مشابہ ہے کہ جب درخت اپنی جڑیں پانی سے قریب کر کے بچہ کی طرح اس کو چوستا ہے۔ غرض گناہ کی فلاسفی یہی ہے کہ وہ خدا سے جدا ہو کر پیدا ہوتا ہے۔ لہٰذا اس کا دور کرنا خدا کے تعلق سے وابستہ ہے۔ پس وہ کیسے نادان لوگ ہیں جو کسی کی خودکشی کو گناہ کا علاج کہتے ہیں۔‘‘

(سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب۔ روحانی خزائن۔ جلد 12 صفحہ 239 تا 330)

اس شمارہ میں

- دربارِ خلافت
- الٰہی کیا کروں بتخانے پر بت خانہ آتا ہے (منظوم)
- ’’ہر ایک کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے‘‘
- تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے

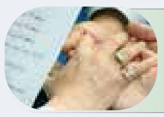

دربارِ خلافت

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

پس آپ لوگ جو اس ملک میں آ کر آباد ہوئے ہیں، اپنے جائزے لیں۔ آپ اپنے ماضی کو دیکھیں اور اس پر نظر رکھیں تو آپ میں سے اکثر یہی جواب پائیں گے کہ خدا تعالیٰ نے ہم پر اپنا فضل فرمایا ہے۔ اپنے وطن سے بے وطنی کوئی بِلاوجہ اختیار نہیں کرتا۔ یا تو ظالموں کی طرف سے زبردستی نکالا جاتا ہے یا ظلموں سے تنگ آ کر خود انسان نکلتا ہے، یا معاش کی تلاش میں نکلتا ہے۔ اگر احمدی اپنے جائزے لیں تو صاف نظر آئے گا کہ جو صورتیں میں نے بیان کی ہیں ان میں سے اگر پہلی صورت مکمل طور پر نہیں تو دوسری دو صورتیں بہرحال ہیں۔ ظلموں سے تنگ آ کر نکلنا بھی جیسا کہ میں نے کہا ذہنی سکون اور معاش کی تلاش کی وجہ سے ہی ہے۔ اور ان ملکوں کی حکومتوں نے آپ کے حالات کو حقیقی سمجھ کر آپ لوگوں کو یہاں ٹھہرنے کی اجازت دی ہوئی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ سب فضل ہم پر احمدیت کی وجہ سے کئے ہیں۔ پس یہ پھر اس طرف توجہ دلانے والی چیز ہے کہ احمدیت کے ساتھ اس طرح چمٹ جائیں جو ایک مثال ہو تو پھر یہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی شکر گزاری ہو گی۔

اگر جماعت کی قدر نہیں کریں گے اگر خلیفہ وقت کی باتوں پر کان نہیں دھریں گے تو آہستہ آہستہ نہ صرف اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے فضلوں سے دور کر رہے ہوں گے بلکہ اپنی نسلوں کو بھی دین سے دور کرتے چلے جائیں گے۔ پس غور کریں، سوچیں کہ اگر یہ دنیا آپ کو دین سے دور لے جا رہی ہے تو یہ انعام نہیں ہلاکت ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا انکار ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی بے قدری ہے۔ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہم نے اس زمانے کے امام کی بیعت کی ہے جس کے آنے کی ہر قوم منتظر ہے۔جس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑے پیار کے الفاظ استعمال کئے ہیں۔جس کے لئے آنحضرت ﷺ نے سلام بھیجا ہے۔ (المعجم الاوسط جلد 3 من اسمہ عیسیٰ حدیث نمبر 4898 صفحہ 383-384۔ دار الفکر، عمان اردن طبع اول 1999ء)

تو کیا ایسے شخص کی طرف منسوب ہونا کوئی معمولی چیز ہے؟ یقیناً یہ بہت بڑا اعزاز ہے جو ایک احمدی کو ملا ہے۔ پس اس اعزاز کی قدر کرنا ہر احمدی کا فرض ہے۔ یہ قدر پھر ایک حقیقی احمدی کو عبدِشکور بنائے گی اور پھر وہ خدا تعالیٰ کے فضلوں کو پہلے سے بڑھ کر اترتے دیکھے گا۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے منسوب ہونا صرف زبانی اعلان نہیں ہے بلکہ ایک عہدِ بیعت ہے جو ہم نے آپ سے کیا ہے اور آپ کے بعد آپ کے نام پر خلیفہ وقت سے وہ عہد کیا ہے۔ اس بیعت کے مضمون کو سمجھنے کی بھی ہر احمدی کو ضرورت ہے۔ بیعت بیچ دینے کا نام ہے۔یعنی اپنی خواہشات، تمام تر خواہشات اور جذبات کو خدا تعالیٰ کے حکموں پر قربان کرنے اور ان کے مطابق اپنی زندگیاں گزارنے کا ایک عہد ہے۔ اپنی مرضی کو بالکل ختم کرنے کا نام ہے جو خدا تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر کیا جاتا ہے اور اگر اس دن پر یقین ہو جو خدا تعالیٰ سے ملنے کا دن ہے، جس دن ہر عہد کے بارے میں پوچھا جائے گا تو انسان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔حضرت مسیح موعودؑ نے کن کن باتوں پر ہم سے عہد لیا ہے۔ ان کو میں مختصر آپ کے سامنے رکھ دیتا ہوں۔ ہر ایک اپنے جائزے خود لے کہ کیا اس کی زندگی اس کے مطابق گزر رہی ہے یا گزارنے کی کوشش ہے۔ اگر نہیں تو اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کو سامنے رکھ کر کہ وَ اَوۡفُوۡا بِالۡعَہۡدِ ۚ اِنَّ الۡعَہۡدَ کَانَ مَسۡـُٔوۡلًا (بنی اسرائیل: 35) اور اپنے عہد کو پورا کرو، ہر عہد کے متعلق یقیناً جواب طلبی ہو گی، ہمیں اپنی عاقبت کی فکر کرنی چاہئے کہ اس عارضی زندگی کے بعد ایک اخروی اور ہمیشہ کی زندگی کا دور شروع ہونا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہم سے کیا عہد لیا ہے؟ اس کو مَیں مختصر بیان کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ سچے دل سے ہر قسم کے شرک سے دور رہنے کا عہد کرو۔ اور شرک کے بارے میں آپ نے بڑی وضاحت سے ایک دوسری جگہ فرمایا ہے کہ شرک صرف ظاہری بتوں اور پتھروں کا شرک نہیں ہے بلکہ ایک مخفی شرک بھی ہوتا ہے۔ اپنے کاموں کی خاطر اپنی نمازوں کو قربان کرنا یہ بھی شرک ہے۔ نمازوں سے بے توجہگی دوہرا گناہ ہے۔ ایک تو اپنے مقصدِ پیدائش سے دوری ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جنوں اور انسانوں کو عبادت کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ دوسرے یہ ہے کہ دنیا کو اُس پر مقدم کرنا ہے۔ گویا کہ رازق خدا تعالیٰ نہیں بلکہ آپ کی کوششیں ہیں اور آپ کے کاروبار یا ملازمتیں ہیں۔ بعض دفعہ اولاد بھی خدا تعالیٰ کے حکموں کے مقابلے پر کھڑی ہو جاتی ہے۔ وہ بھی ایک شرک کی قسم ہے۔ اللہ تعالیٰ کے واضح حکم کا انکار کر کے اولاد کی بات ماننا بھی ایک قسم کا مخفی شرک ہے۔ بلکہ بعض اوقات اللہ تعالیٰ کی یاد کو یہ چیزیں بھلا دیتی ہیں۔ کئی لوگ ہیں جو احمدیت سے دور ہٹے ہیں تو اولاد کی وجہ سے۔ اولاد کے بے جا لاڈ پیار نے اور اولاد کی آزادی نے اولاد کو جب دین سے ہٹایا تو خود ماں باپ بھی دین سے ہٹ گئے۔

(الفضل انٹرنیشنل جلد 17 شمارہ 20 مورخہ 14 مئی تا 20 مئی 2010 صفحہ 5 تا 8)

(خطبہ جمعہ 23/ اپریل 2010ء)

الٰہی کیا کروں بتخانے پر بت خانہ آتا ہے

نرالا مست ہوں زاہد بھی مشتاقانہ آتا ہے
کبھی چھپ چھپ کے آتا تھا اب آزادانہ آتا ہے

بڑی مشکل ہے وہ بھی منحرف ہیں دل بھی برگشتہ
نہ وہ آتے ہیں قابو میں نہ یہ دیوانہ آتا ہے

یہ میری خفتہ بختی خواب میں بھی وہ نہیں آتے
اورآتے ہیں تو یوں جیسے کوئی بیگا نہ آتا ہے

کہاں رکتا ہے ذکرِ بادۂ و مینا و ساغر سے
جہاں بھی واعظ آجائے وہیں میخانہ آتا ہے

وہی کھنچنا، وہی ملنا، وہی چلنا، وہی رکنا
مگر خنجر کو بھی اندازِ معشوقانہ آتا ہے

حرم کی راہ بھی خالی نہیں خطراتِ پیہم سے
الٰہی کیا کروں بتخانے پر بتخانہ آتا ہے

مرے دل سے گئی ہے آرزو اُن کی نہ جائے گی
مگر میرا خیال اُن کو نہ آئے گا نہ آتا ہے

زیارت گاہ بن بیٹھا ہے اُن کا دیکھنے والا
کہ اک عالم کا عالم روز مشتاقانہ آتا ہے

فقط اس آس پر جیتا رہا میں ناتواں برسوں
کہ اک ساعت میں وہ مغرور مجبوبانہ آتا ہے

یہ فیضِ خاص ہے مختار ابنِ شاہِ مینا1 کا
کہ لب پر شعر بن کر نعرۂ مستانہ آتا ہے

1۔ اشارہ ہے حضرت امیر مینائیؒ مرحوم کی طرف

نوٹ۔ یہ نظم ماہنامہ ”خالد“ ربوہ میں ماہ تبلیغ 1348ھش (بمطابق فروری 1969ء) میں شائع ہو چکی ہے۔

(حیات حضرت مختار صفحہ 313-314)

حضرت حافظ سید مختار احمد مختارؔ شاہجہانپوری صاحبؓ

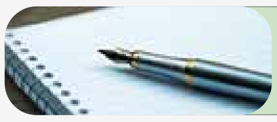

اداریہ

”ہر ایک کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے“

ہمارے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے خطبات، خطابات، تقاریر اور گفتگو میں اپنے جائزے لینے کے حوالہ سے کثرت سے نصیحت فرماتے ہیں۔ کبھی ”پس اپنے جائزے لیں“ کبھی ”اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے“ اور کبھی ”ہمیں اپنے جائزے لینے چاہیں“ کے الفاظ استعمال فرماتے ہیں۔

خاکسار ایک لمبے عرصہ سے حضور کے ان الفاظ کی روشنی میں آرٹیکل لکھنے کی کوشش میں تھا۔ مگر یہ سوچ کر کہ حضور جس درد دل کے ساتھ احباب جماعت کو اپنے جائزے لینے کی طرف توجہ دلاتے ہیں نجانے اس مضمون کا حق ادا کر پاؤں گا یا نہیں۔ ایک دفعہ میں نے یہ سوچا اور اس حوالہ سے کوشش بھی کی کہ پیارے حضور نے جہاں جہاں جائزے لینے کا ذکر فرمایا ہے ان کو قارئین کے استفادہ کے لئے اکٹھا کر دوں۔ لیکن اس اثناء میں اخبار الفضل کی ایک قاری مکرمہ عطیۃ المصور نے ”پس اپنے جائزے لیں“ کے عنوان پر کچھ تحریر کر کے میرے لئے آسانی پیدا کر دی اور رہنمائی کے لئے ایک لائین استوار کر دی۔ محترمہ موصوفہ کا یہ آرٹیکل مورخہ 18 اگست 2020ء کے شمارہ میں شامل اشاعت ہوا ہے جس میں موصوفہ نے غیبت چغلی کے حوالہ سے احادیث کی روشنی میں قارئین کو توجہ دلائی ہے۔

آئیں! سب سے پہلے جائزہ کے لغوی معنی دیکھیں۔ یہ لفظ ”محاسبہ“ کا مترادف ہے۔ جس کے معنی جانچ، پڑتال، حساب کتاب کرنا، اپنے آپ کو ذہن میں تولنا کے ہیں۔ امتحانی نتائج کی شیٹ کو بھی جائزہ شیٹ بولا جاتا ہے۔ یہ لفظ جائزہ لینا اور جائزہ دینا دونوں معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

اپنا جائزہ لینا اور محاسبہ کرنے کا مضمون ہمیں قرآن وحدیث میں بکثرت ملتا ہے۔ قرآن کریم سورہ بقرہ کی آخری دعائیہ آیات سے قبل ایک مومن کو اس کے اعمال کے حوالے سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا یُحَاسِبۡکُمۡ بِہِ اللّٰہُ کہ اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کے حوالے سے تمہارا محاسبہ کرے گا۔ اس لئے ایک مومن کو ہر لحہ اپنا محاسبہ و جائزہ لیتے رہنا چاہیے کیونکہ انسان غلطیوں کا پتلا ہے بعض خطائیں نادانستہ ہو جاتی ہیں۔ اسی وجہ سے اس محاسبہ کے ذکر کے معاً بعد اللہ تعالیٰ نے مومنین کو یہ دعا سکھلائی رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذۡنَاۤ اِنۡ نَّسِیۡنَاۤ اَوۡ اَخۡطَاۡنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحۡمِلۡ عَلَیۡنَاۤ اِصۡرًا کَمَا حَمَلۡتَہٗ عَلَی الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلۡنَا مَا لَا طَاقَۃَ لَنَا بِہٖ ۚ وَاعۡفُ عَنَّا ٝ وَاغۡفِرۡ لَنَا ٝ وَارۡحَمۡنَا ٝ اَنۡتَ مَوۡلٰٮنَا فَانۡصُرۡنَا عَلَی الۡقَوۡمِ الۡکٰفِرِیۡنَ (البقرہ: 287)

اے ہمارے رب! ہمارا مؤاخذہ نہ کر اگر ہم بھول جائیں یا ہم سے کوئی خطا ہو جائے۔ اور اے ہمارے رب! ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈال جیسا ہم سے پہلے لوگوں پر (ان کے گناہوں کے نتیجہ میں) تُو نے ڈالا۔ اور اے ہمارے رب! ہم پر کوئی ایسا بوجھ نہ ڈال جو ہماری طاقت سے بڑھ کر ہو۔ اور ہم سے درگزر کر اور ہمیں بخش دے۔ اور ہم پر رحم کر۔ تو ہی ہمارا ولی ہے۔ پس ہمیں کافر قوم کے مقابل پر نصرت عطا کر۔

احادیث میں جہاں اپنا محاسبہ یا جائزہ لیتے رہنے کا ذکر ملتا ہے وہاں آنحضور ﷺ کا یہ مبارک طریق بھی بیان ہوا ہے کہ آپؐ روزانہ رات کو بستر پر جانے سے قبل خود اپنا محاسبہ فرمایا کرتے تھے۔

مضمون کو آگے بڑھانے سے قبل ضروری معلوم ہوتا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے وہ الفاظ ایک دو جگہوں سے نوٹ کر دیئے جائیں جس میں آپ نے اپنے جائزے لیتے رہنے کی بار بار تلقین فرمائی۔ تا حضور کے مبارک الفاظ میں ہمیں اپنی ذمہ داریوں کا احساس ہو اپنے جائزے لینے میں اپنی سمت کا تعین کر سکیں۔

آپ فرماتے ہیں:

”پس ہم میں سے ہر ایک کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کس حد تک ہم میں پاک تبدیلیاں ہیں؟ کس حد تک ہم اپنے بچوں کو بھی جماعت سے جوڑنے کی کوشش کر رہے ہیں؟ کس حد تک ہم قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کر رہے ہیں؟ ایسا عمل کہ غیر بھی ہمیں دیکھ کر برملا کہیں کہ یہ ہم سے بہتر مسلمان ہیں۔ کیا ہمارے نمونے ایسے ہیں کہ اسلام کے مخالف ہمیں دیکھ کر اسلام کی طرف مائل ہوں؟ اگر ہم یہ معیار حاصل کر رہے ہیں تو انشاء اللہ تعالیٰ یہ باتیں جہاں ہمیں اللہ تعالیٰ کے قرب کا باعث بنائیں گی وہاں ہمیں تعداد میں بھی بڑھائیں گی اور جماعت کے خلاف جو مخالفتیں ہیں ایک دن ہوا میں اُڑ جائیں گی۔“ (خطبات مسرور جلد 11 صفحہ 536)

پھر فرمایا:

”ہمیں خاص طور پر اپنے جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔ اپنی حالتوں کو خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرنے کی ضرورت ہے ہے۔“ (خطبات مسرور جلد 11 صفحہ 566)

پھر آپ نے ایک سال کے آغاز پر سال نو کی مبارکباد دیتے ہوئے فرمایا:

”مَیں یہ بھی کہوں گا کہ ایک دوسرے کو مبارکباد دینے کا فائدہ ہمیں تبھی ہو گا جب ہم اپنے یہ جائزے لیں کہ گزشتہ سال میں ہم نے اپنے احمدی ہونے کے حق کو کس قدر ادا کیا ہے اور آئندہ کے لئے ہم اس حق کو ادا کرنے کے لئے کتنی کوشش کریں گے۔ پس ہمیں اس جمعہ سے آئندہ کے لئے ایسے ارادے قائم کرنے چاہئیں جو نئے سال میں ہمارے لئے اس حق کی ادائیگی کے لئے چستی اور محنت کا سامان پیدا کرتے رہیں۔“ (خطبات مسرور جلد 13 صفحہ 1)

سب سے پہلے اپنا یہ جائزہ لینے کی ضرورت ہے کہ وہ خدا جس نے ہمیں اشرف المخلوقات پیدا کیا۔ ہمیں انسان بنایا۔ پھر مسلمان بنایا۔ اس پر بس نہیں اس نے آخری زمانے کے مہدی کو آنحضور ﷺ کا مبارک سلام پہنچا کر اسے قبول کرنے کی توفیق دی۔ کیا خدا کے ساتھ ہمارا زندہ تعلق ہے؟ کیا ہم اس کے احسانات کو یاد کرتے ہیں؟ کیا ہم تسبیحات کا حق ادا کرتے ہیں؟ کیا ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کو مقدم رکھتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ کی ایک مومن سے جو توقعات ہیں کیا ہم ان کی تلاش کر کے اس پر پورا اُترنے کی کوشش کرتے ہیں؟ پس ہمیں ہر وقت اس اللہ کی تلاش میں رہنا چاہیے۔ اس کا بن کر اس کو ہر چیز پر مقدم رکھیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے احسانوں میں سے سب سے بڑا احسان تو یہی ہے کہ اس نے ہمیں زمانے کے امام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی۔ اگر اللہ تعالیٰ کا یہ احسان یاد رہے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خالص تعلق جوڑنے کی کوشش بھی ہر وقت رہے گی اور آپ کی باتوں پر عمل کرنے کی طرف توجہ رہے گی۔“ (خطبات مسرور جلد 13 صفحہ 10)

مخفی شرک

پھر اس امر کا بھی جائزہ لینے کی ضرورت ہے کہ ہم میں کوئی لاعلمی یا نادانستگی میں اللہ تعالیٰ کا شرک تو نہیں کر رہا۔ یہ خفیف شرک کہلاتا ہے۔ جیسے گھروں میں اپنی عزت جتانے یا بڑھانے کے لئے بعض ایسے افعال کئے جاتے ہیں جو اللہ کی تعلیمات کے منافی ہوتے ہیں جیسے رسوم و رواج ہیں۔ بالخصوص شادی بیاہ کے موقع پر ہم ایسی حرکات کر جاتے ہیں جو خفیف شرک کے زمرہ میں آتی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”پس اگر تم دنیا کی ایک ذرّہ بھی ملونی اپنے اغراض میں رکھتے ہو تو تمہاری تمام عبادتیں عبث ہیں۔ اس صورت میں تم خدا کی پیروی نہیں کرتے بلکہ شیطان کی پیروی کرتے ہو۔ تم ہرگز توقع نہ کرو کہ ایسی حالت میں خدا تمہاری مدد کرے گا۔ بلکہ تم اس حالت میں زمین کے کیڑے ہو اور تھوڑے ہی دنوں تک تم اس طرح ہلاک ہو جاؤ گے جس طرح کہ کیڑے ہلاک ہوتے ہیں اور تم میں خدا نہیں ہو گا......بلکہ تمہیں ہلاک کر کے خدا خوش ہو گا لیکن اگر تم اپنے نفس سے درحقیقت مر جاؤ گے تب تم خدا میں ظاہر ہو جاؤ گے اور خدا تمہارے ساتھ ہو گا اور وہ گھر بابرکت ہو گا جس میں تم رہتے ہو گے اور اُن دیواروں پر خدا کی رحمت نازل ہو گی جو تمہارے گھر کی دیواریں ہیں۔ اور وہ شہر بابرکت ہو گا جہاں ایسا آدمی رہتا ہو گا۔ اگر تمہاری زندگی اور تمہاری موت اور تمہاری ہر ایک حرکت اور تمہاری نرمی اور گرمی محض خدا کے لئے ہو جائے گی اور ہر ایک تلخی اور مصیبت کے وقت تم خدا کا امتحان نہیں کرو گے اور تعلق کو نہیں توڑو گے بلکہ آگے قدم بڑھاؤ گے تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک خاص قوم ہو جاؤ گے۔“ (رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 308)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”ایک مومن جو خدا پر ایمان لانے والا ہو اور خدا پر ایمان کی وجہ سے ہی اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں زمانے کے امام کی بیعت کر رہا ہو۔ ایسے شخص کا اور شرک کا تو دور کا بھی واسطہ نہیں ہو سکتا۔ یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ ایک مشرک اللہ تعالیٰ کی بات مانے۔ لیکن نہیں جس باریک شرک کی طرف ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام توجہ دلا رہے ہیں وہ کوئی ظاہری شرک نہیں ہے بلکہ مخفی شرک ہے جو ایک مومن کے ایمان کو کمزور کر دیتا ہے۔“ (خطبات مسرور جلد 13 صفحہ 2)

نبی پاک ﷺ کے ارشادات کی تعمیل

اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ رسول حضرت محمد مصطفی ﷺ کے حوالے سے اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کیا ہم اپنے پیارے رسولؐ کو وہ بلند عالی مقام دیتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں آپ کو دیا ہے۔ کیا ہم اللہ کی محبت چاہنے کے لئے رسول خداؐ سے محبت کا حق ادا کرتے ہیں۔ ان کے تمام بیان فرمودہ ارشادات اور فرمودات کو حرزِ جان سمجھتے ہیں۔ کیونکہ ہماری نجات صرف اور صرف خاتم الرسل حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی مکمل

اتباع اور پیروی میں ہے۔

قرآنی احکامات کی تعمیل

ہم اپنا یہ بھی جائزہ لیں کہ اللہ تعالیٰ کی پیاری اور آخری کتاب میں بیان تمام تعلیمات اور احکامات پرعمل پیرا ہیں۔ ہماری نجات کے لیے قرآن کریم میں بیان ہر چھوٹے سے چھوٹے حکم کی تعمیل بھی ضروری ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے۔‘‘
(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 26)

ایک مہاجر صحابی رسولؐ نے قرآنی احکام کی فہرست تیار کر رکھی تھی اور ان کی کوشش ہوتی کوئی ایسا حکم قرآن نہ رہ جائے جس پر وہ عمل پیرا نہ ہوں۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ قرآنی حکم ’’اگرتمہیں کہا جائے کہ لوٹ جاؤ تو لوٹ آیا کرو پرتعمیل کی غرض سے ساری عمر کوشاں رہا۔ مدینہ کے ہر گھر کا دروازہ کھٹکھٹایا کہ کوئی کہہ دے کہ چلے جاؤ!میں اس وقت ملاقات کرنا نہیں چاہتا تو میں واپس لوٹ آؤں مگر مجھے ایسی کوئی آواز سنائی نہ دی اور یہ حکم بغیر تعمیل کے رہ گیا۔
(جامع البیان فی تفسیر القرآن از ابو جعفر محمد بن حریر الطبری جلد 18 زیر آیت النور 28 از 700 احکام خداوندی از حنیف احمد محمود صفحہ 37)

ہم نے یہ بھی پڑھا کہ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں سے بعضوں نے احکام خداوندی کی فہرستیں تیار کر رکھی تھیں اور کسی حکم پرعمل کر کے اس پر نشان لگا دیتے تھے کہ میں نے اس پرعمل کرلیا ہے۔

مسیح موعودؑ کے ارشادات کی تعمیل

ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانے کے تقاضوں کو سامنے لاکر اپنے جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔تجدید دین کے جو کام حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیے کیا ہم میں ہر چھوٹا بڑا اس پرعمل پیرا ہے؟ اور پھر یہ بھی جائزہ لیں کہ کیا یہ تعلیم ہم اپنی اگلی نسلوں میں سرایت کر پا رہے ہیں؟

خلافت کی قدر

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تابع ہمیں خلافت کا روحانی نظام عطا فرمایا۔کیا ہم اس کی قدر کرتے ہیں؟ کیا خلیفۃ المسیح کی صحت وسلامتی اور کامیابیوں کے لئے ہم دعاگو ہیں؟ کیا دربار خلافت سے اٹھنے والی ہر آواز پر لبیک کہتے اور اسے اپنی اولادوں کے دلوں میں جاگزیں کرنے کی کوشش کرتے ہیں؟اس سلسلے میں یہ بھی جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ ہمارے گھروں میں MTA کے لئے ڈش کا انتظام ہے؟ کیا ہم حضور کا خطبہ جمعہ سنتے ہیں؟ ہم اپنے گھروں میں روزانہ نہیں تو کچھ دنوں بعد نت نئ ڈشیں تیار کرکے Enjoy کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہماری روحانی، دینی، اخلاقی اور تعلیمی اصلاح کے لئے MTA کو جو Dish کے ذریعہ اُتارا ہے اور نت نئے روحانی مائدے ہمیں اس سے ملتے ہیں اور ہم محظوظ ہوتے ہیں۔ کیا ہمارے گھرانہ کا ہر فرد اس سے مستفیض ہو رہا ہے؟

بے حیائی سے اجتناب

اس ضمن میں ہمارا معاشرہ ہمیں اس حوالہ سے بھی اپنے جائزے لینے پر مجبور کرتا ہے کہ دنیا بھر بالخصوص مغربی دنیا میں ٹی وی، انٹرنیٹ اور دوسرے Gadgets کے ذریعہ جو بے حیائی، بے ہودگی، بے پردگی پھیلائی جارہی ہے۔ ہم یا ہماری معصوم نسلیں تو اس میں Involve تو نہیں ہو رہی؟ غض بصر کرنے میں اور بدنظری سے اجتناب کرنے میں۔ آنکھ کا زنا تو نہیں کر رہیں۔ جو چیز آنکھ پر حرام ہے۔ ہماری آنکھیں ان کو دیکھنے کی طرف تو نہیں جھک رہیں؟

اسلامی اخلاق کا جائزہ

قرآن کریم میں اور احادیث میں جو اخلاق حسنہ کی نشان دہی کرکے اپنانے کی تلقین ملتی ہے اور اخلاق سیئہ سے بچنے کی نصیحت ہے۔کیا ہم اس پر عمل پیرا ہیں؟ان میں آج کے دور میں سچ بولنا اور جھوٹ سے نفرت ہے۔ ہمارے مغربی معاشرے میں اسائلم کے نام پر بعض جگہوں پر بعض دوست جھوٹ کا سہارا لیتے ہیں جو مناسب نہیں یہ بھی ایک مخفی شرک ہے کہ ہم اپنے پیدا کرنے والے پر انحصار کرنے کے بجائے جھوٹ کو خدا بنا لیتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

’’پس نفسانی غرض ہو، کوئی مفاد ہو تبھی انسان جھوٹ کی طرف مائل ہوتا ہے لیکن اعلیٰ اخلاق یہ ہیں کہ جان و مال یا آبرو کو خطرہ ہو پھر بھی جھوٹ نہ بولے اور سچ کا دامن کبھی نہ چھوڑے۔ جھوٹے اور سچے کا تو پتا ہی اس وقت چلتا ہے جب کوئی ابتلا درپیش ہو۔ ذاتی مفاد متاثر ہونے کا خطرہ ہو۔ لیکن پھر بھی اس میں سے سرخرو ہو کر نکلے۔ اپنے ذاتی مفادات کو سچائی پر قربان کر دے۔ آج کل یہاں اور یورپین ممالک میں بھی اسائلم کے لیے لوگ آتے ہیں لیکن باوجود میرے بار بار سمجھانے کے ان وکیلوں کے کہنے پر جھوٹ بول دیتے ہیں۔‘‘ (خطبات مسرور جلد 13 صفحہ 3)

محبت کی بجائے نفرت پھیلانے کا جائزہ

آج کل دنیا مختلف خساروں میں مبتلا ہے۔مختلف ممالک آپس میں، جماعتیں ایک دوسرے کے خلاف برسر پیکار ہیں۔ محبت پیار کی بجائے نفرت اور فساد کو ہوا دی جارہی ہے۔ پس اپنے جائزے لیں کہ نہ اپنوں سے جھگڑیں نہ غیروں سے۔ بغاوت کے طریقوں سے بچیں۔نفسانی جوشوں سے مغلوب نہ ہوں اور باغیانہ رویوں کو ترک کریں۔

اس حوالہ سے تفسیر صغیر یا ترجمہ وتفسیر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے انڈیکس اور احادیث کی کتب میں حدیقۃ الصالحین از حضرت ملک سیف الرحمن مفتی سلسلہ کے انڈیکس کو سامنے رکھ کر اسلام میں بیان اخلاق حسنہ اور اخلاق سیئہ کی فہرست تیار کرکے ہمیں اپنے جائزے لینے میں آسانی رہے گی۔

مالی قربانی

مالی قربانی میں بھی اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ ہم گھر سے تو کچھ نہ لائے تمام اموال خدا تعالیٰ کی دین ہے۔ خدا دے کر پھر کچھ حصہ اپنے لیے مانگتا بھی ہے۔کیا ہم اس کے لئے اپنے آپ کو ہمہ وقت تیار پاتے ہیں۔ یہ مالی قربانی بہت ضروری ہے۔ انسان خالی ہاتھ اس دنیا میں آتا ہے اور خالی ہاتھ ہی دنیا سے جاتا ہے۔ اس کا آخری ٹھکانہ ایک ایسی قبر ہے جس کی لمبائی، چوڑائی اور گہرائی ہر بندہ کے لیے ایک جیسی ہوتی ہے۔ اس جگہ ایک امیر دولت مند نے بھی دفن ہونا ہے اور ایک غریب نے بھی وہیں جانا ہے۔ اس لیے اموال کا اللہ کی خاطر، اس کے دین کی خاطر، اس کی مخلوق بالخصوص غرباء کے لئے خرچ کرنا انسان کو بہت سعادت مند بنا دیتا ہے اور اس کی صراط مستقیم کی طرف سمت متعین کر دیتا ہے۔

یہ مضمون تو بہت لمبا ہے۔جن امور میں جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔ اس کی فہرست بہت طویل ہوسکتی ہے جس کا ایک مضمون متحمل نہیں ہو سکتا۔ تاہم یہاں مضمون کو سمیٹتے ہوئے صرف ایک اہم امر کا اظہار کرنے کی ضرورت محسوس ہورہی ہے اور وہ ایسا اہم اور ضروری امر ہے جس کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ (الذاریات:57) اور میں نے جن و اِنس کو پیدا نہیں کیا مگر اس غرض سے کہ وہ میری عبادت کریں۔

پنجوقتہ نمازوں کے بارے میں جائزہ

اپنے خالق حقیقی کا عبد بننے میں سب سے پہلے عبادات آتی ہیں کہ ان کا کس حد تک حق ادا ہو رہا ہے۔ جیسے پنجوقتہ نماز ہے۔نفلی عبادات میں نماز تہجد کا نمبر سب سے پہلے آتا ہے۔ پھر وہ نوافل ہیں جو ہمارے بہت ہی پیارے رسول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے عملی طور پڑھ کر ہماری رہنمائی فرمائی۔ پھر وہ نوافل ہیں جن کی ادائیگی کی طرف خلفائے احمدیت نے مختلف وقتوں میں توجہ دلائی۔

جہاں تک پنجوقتہ نمازوں کے متعلق جائزے لینے کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ نے شرائط کے ساتھ اس کی وقت پر ادائیگی فرض قرار دی ہے۔شرائط کے مطابق ادائیگی پر انعامات اور عدم ادائیگی پر زجر اور تنبیہ وسزا بھی متعین کردی ہے۔ 10 سال کی عمر پر نماز فرض ہو جاتی ہے۔ والدین نگرانی کریں۔ جماعتی نظام اور ذیلی تنظیموں کا نظام مسلسل اس حوالہ سے توجہ دلاتا رہتا ہے اور کوشش، نگرانی بھی کرتا ہے کہ ہر احمدی مرد، عورت، بوڑھا، جوان اور بچہ نمازوں کی ادائیگی کر رہا ہے یا نہیں۔ اس نظام کو کامیاب بنانے کے لیے ضروری ہے کہ ہم میں سے ہر ایک اپنے جائزے خود لے اور کمیوں، خامیوں اور کمزوریوں کو دور کرنے کے لئے خود سعی کرے کیونکہ نماز ہر حال میں فرض ہے۔ بیمار اگر کھڑا ہو کر نماز ادا نہیں کرسکتا تو بیٹھ کر، اگر بیٹھ کر ادا نہیں کرسکتا تو لیٹ کر اور اشاروں سے پڑھ لے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے إِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتَابًا مَّوْقُوْتًا (النساء:104) کہ نماز پابندی اوقات کے ساتھ فرض کی گئی ہے۔

نوافل کا جائزہ

پھر تہجد کے بارہ میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ

’’تمہیں نماز تہجد کا التزام کرنا چاہیے کیونکہ گزشتہ صالحین کا طریق رہا ہے اور قرب الٰہی کا ذریعہ بھی۔ یہ عادت گناہوں سے روکتی اور برائیوں کو ختم کرتی اور جسمانی بیماریوں سے بچاتی ہے۔‘‘ (ترمذی کتاب الدعوات)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

’’ہماری جماعت کو چاہیے کہ وہ تہجد کی نماز کو لازم کرلیں۔ جو زیادہ نہیں وہ دو ہی رکعت پڑھ لیں کیونکہ اس کو دعا کرنے کا موقع بہرحال مل جائے گا۔ اس وقت کی دعاؤں میں ایک خاص تاثیر ہوتی ہے۔‘‘
(ملفوظات جلد 3 صفحہ 245) نمازوں کی ادائیگی اور نوافل پڑھنے سے درود شریف، استغفار اور خدا کی حمد اور احسانوں کو یاد کرنے کا موقع ملتا ہے۔ اسی حوالہ سے بھی ہم میں سے ہر ایک کو جائزہ لینا چاہیے۔

اسلام میں ہمارے بزرگوں نے ذاتی احتساب کا سلسلہ جاری رکھا۔ آج ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم ذاتی احتساب اور ذاتی جائزے کو اپنے اوپر لازم کرلیں۔ تا ہمارے دینی اسلامی کاموں میں چاشنی پیدا ہو اور خدا اور اس کا رسولؐ ہم سے راضی ہو جائے۔

(ابوسعید)

تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے

ذاتی تجربات کی روشنی میں (قسط سوم)

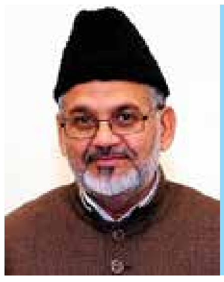

(مولانا سید شمشاد احمد ناصر۔ امریکہ)

وائس آف ایشیا میں 23 اگست 1993ء صفحہ 13 پر ایک اعلان غیراحمدی مسلمانوں کی طرف سے شائع ہوا ہے جس کا عنوان تھا

Message to All

اس میں وہ اعلان کراتے ہیں کہ قادیانی گروپ یا احمدیوں کی بہت سارے مضامین خبریں وغیرہ اسلام اور مسلمانوں کے عنوان کے تحت شائع ہو رہی ہیں۔ ہم اعلان کرتے ہیں کہ احمدی / قادیانی، غیرمسلم (کافر) ہیں۔ کیونکہ وہ آنحضرت ﷺ کو خاتم النبیین (آخری نبی) نہیں مانتے۔

یہ اعلان جمیعۃ العلماء آف ہیوسٹن کی طرف سے شائع ہوا تھا۔

نوٹ: اول تو یہ غلط ہے کہ احمدی آنحضرت ﷺ کو خاتم النبیین نہیں مانتے۔ دوسرے اس فتویٰ یا اعلان کا خدا تعالیٰ کے فضل سے یہاں کسی اخبار TV یا کسی اور ادارہ پر اثر نہیں پڑا۔ ہماری خبریں، مضامین، اسی طرح بلکہ پہلے سے بڑھ کر شائع ہوتی رہی ہیں۔

وائس آف ایشیا 30 اگست 1993ء کی اشاعت صفحہ 51 پر ہمارے خدام کے ریجنل اجتماع کی خبر تصاویر کے ساتھ قریباً 3 چوتھائی صفحہ پر شائع ہوئی۔ الحمد للہ

یہ خبر واشنگٹن ڈی سی سے دی گئی تھی۔ کیونکہ خدام کا اجتماع وہاں ہوا تھا اور قریباً 500 خدام و اطفال نے شرکت کی۔ مکرم برادر مظفر احمد صاحب ظفر نائب امیر کی بچوں کو انعامات دیتے ہوئے تصاویر بھی دی گئی تھیں۔ اس خبر میں وہ جماعت احمدیہ کا تعارف بھی دیتا ہے کہ کب اس کی بنیاد رکھی گئی اور حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کا کیا دعویٰ تھا۔ اس اجتماع میں خاص بات حضرت مرزا طاہر احمد صاحب جماعت کے چوتھے روحانی پیشوا کا پیغام تھا جو لندن سے اس موقع کے لئے آیا تھا جس میں آپؒ نے خدام کے اجتماع کا مقصد روحانی تربیت حاصل کرنا بتایا تھا۔ مکرم ڈاکٹر مظفر احمد ظفر صاحب (نائب امیر) نے خدام و اطفال کو بتایا کہ وہ دوسرے لوگوں کو امن، پیار اور محبت سے تبلیغ کریں۔ مکرم ڈاکٹر قمر احمد شمس صاحب صدر خدام الاحمدیہ امریکہ نے خدام و اطفال میں تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ وہ اچھے شہری بن کر قوم و ملک کی خدمت کریں۔ نیز خاکسار کے بارے میں لکھا کہ مکرم شمشاد احمد ناصر ریجنل مبلغ ساؤتھ ریجن نے بھی خدام و اطفال سے خطاب کیا جس میں انہوں نے کہا کہ نوجوان ہماری ریڑھ کی ہڈی ہیں انہیں اسلام کی خدمت کرنے کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار رہنا چاہئے۔

انڈو امریکن نیوز یہ بھی ہیوسٹن کا ایک اور اخبار ہے اس نے بھی اپنی اشاعت 30 اگست 1993ء کے صفحہ 34 پر ہمارے اس اجتماع کی خبر ¼ صفحہ پر خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کی۔

وائس آف ایشیا میں ہم نے جب مندرجہ بالا اعلان پڑھا کہ (نعوذ باللہ احمدی مسلمان نہیں ہیں بلکہ کافر ہیں) تو ہم نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی تحریرات اردو اور انگریزی میں اسی اخبار میں شائع کرائیں جن میں آنحضرت ﷺ کے بارے میں حضرت مسیح موعودؑ کی تصنیف ایام الصلح کی ایک تحریر روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 323 سے شائع کرائی۔ جس میں تمام ارکان اسلام کو بھی بیان کیا گیا تھا۔

ہیوسٹن کرانیکل نے اپنی اشاعت 22 مئی 1993ء صفحہ 3E پر یہ خبر دی ہے کہ مسلمان نوجوانوں اور خواتین کے سالانہ اجتماع میں مکرم قمر احمد شمس صاحب صدر خدام الاحمدیہ، سسٹر حلیمہ نصیر صاحبہ اور خاکسار شمشاد احمد ناصر تقاریر کریں گے۔

وائس آف ایشیا نے 21 جون 1993ء صفحہ 41 پر جماعت کی یہ خبر شائع کی:

Holy Quran presented to Rev.Moon

ہیوسٹن میں ریورنڈ مون کے کچھ لوگ اور پیروکار پائے جاتے ہیں۔ ان کے ساتھ خاکسار کے تعلقات بنے ہوئے تھے۔ وہ ہمیں اپنی میٹنگز میں بھی بلاتے تھے۔ ان کے ریجنل کوآرڈینیٹر نے خاکسار کو بتایا کہ ان کے پیشوا Rev.Moon یہاں ہیوسٹن میں آرہے ہیں اور ایک مجمع میں تقریر کریں گے۔ خاکسار نے کہا کہ اس موقع پر مجھے بھی دو تین منٹ دیئے جائیں۔ انہوں نے یہ بات منظور کر لی اور Rev. Moon کی تقریر کے بعد خاکسار کو بلایا گیا۔ خاکسار نے دو تین منٹ میں جماعت کا تعارف کرایا اور پھر انہیں قرآن مجید کورین ترجمہ کے ساتھ پیش کیا گیا۔ اس کی خبر وائس آف ایشیا میں شائع ہوئی۔

انڈو امریکن نیوز اخبار نے 12 جولائی 1993ء کی اشاعت میں یہ ہیڈلائن شائع کی:

Ahmadis can't use Islamic Forms of worship: Court

اس خبر میں بتایا گیا ہے کہ سپریم کورٹ نے ایک مذہبی فرقہ کو اسلامی اصطلاحات استعمال کرنے سے منع کیا ہے۔ پانچ رکنی بینچ نے جماعت احمدیہ کی طرف سے دائر کئے گئے کیس کو خارج کر دیا ہے۔ اس کی بنیاد 1984ء کا صدارتی آرڈیننس ہے جنرل ضیاء الحق نے جاری کیا تھا۔ اخبار مزید لکھتا ہے کہ جو احمدی مسلمان ہیں وہ صرف یہ کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کو انیسویں صدی کا ریفارمر مانا ہے جنہوں نے اسلام کو ازسرنو زندہ کیا ہے۔ جبکہ دوسرے مسلمان اسے کفر گردانتے ہیں۔ اخبار نے مزید لکھا ہے کہ ہزاروں احمدیوں کو اس وقت جیل میں ڈال دیا گیا ہے کیونکہ وہ اپنے آپ کو مسلمان بھی سمجھتے ہیں اور پنجوقتہ نمازوں کے التزام پر یقین رکھتے ہیں۔ اور قرآن کریم پر ایمان لاتے ہیں۔

اخبار نے یہ بھی لکھا ہے کہ 9سال سے ان کے سالانہ کنونشن کو بھی کرنے نہیں دیا جا رہا۔

وائس آف ایشیا کی اشاعت میں ہمارا ایک اشتہار جواباً شائع ہوا جس میں اردو اور انگریزی میں ازالہ اوہام سے ایک اقتباس شائع ہوا ہے۔

”ہمارا مذہب کا خلاصہ اور لب لباب یہ ہے کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ ہمارا اعتقاد جو ہم اس دنیوی زندگی میں رکھتے ہیں جس کے ساتھ ہم بفضل و توفیق باری تعالیٰ اس عالم گزراں سے کوچ کریں گے یہ ہے کہ حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفیٰ ﷺ خاتم النبیین و خیر المرسلین ہیں......... اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ ہمارے نزدیک جماعت مومنین سے خارج اور ملحد اور کافر ہے۔“

نیز اس اشتہار میں جماعت کے تعارف کے علاوہ مشن کا ایڈریس اور فون نمبر بھی دیا گیا تھا۔

وائس آف ایشیا کی 19 جولائی 1993ء کی یہ خبر ہے۔

Houston Ahmadiyyas React to Pak Supreme Court Verdict

اخبار لکھتا ہے کہ سپریم کورٹ آف پاکستان نے جو حال ہی میں جماعت احمدیہ کے خلاف فیصلہ دیا ہے جس میں ان سے ان کی مذہبی آزادی چھینی گئی ہے اور انہیں اسلامی اصطلاحات استعمال کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ ہیوسٹن کے مبلغ سید شمشاد احمد ناصر نے ایک پریس ریلیز ایشو کیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ ایک وقت تھا کہ مسلمان انصاف کرنے کے بارے میں مشہور تھے اور جانے جاتے تھے مگر اب ایسا وقت آن پڑا ہے کہ حکومتیں اور قومی آسمبلی لوگوں کے ایمانوں کا فیصلہ کرتی ہیں۔ جبکہ ایمان خدا اور بندے کے درمیان ہے کسی اور کو اس بات کا حق نہیں پہنچتا کہ وہ کسی کے ایمان کا فیصلہ کرے۔

پریس ریلیز میں بازنین مسلمانوں کا حال بھی بیان کیا گیا ہے کہ سربین ان کے ساتھ کیا سلوک کر رہے پیش کئے گئے تھے۔

وائس آف ایشیا کی 19 جولائی 1993ء میں ہمارا اشتہار جس کا اوپر ذکر کیا جاچکا ہے ایک بار پھر شائع ہوا جس میں جماعت احمدیہ کے عقائد حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات سے ہیں۔

وائس آف ایشیا نے اپنی اشاعت 19 اگست 1997ء صفحہ 47 پر جماعت احمدیہ یوکے کے جلسہ سالانہ منعقدہ 30جولائی تا کم اگست 1993ء بمقام اسلام آباد ٹلفورڈ کی خبر شائع ہے جو ¼ صفحہ پر مشتمل ہے۔ اس خبر میں 15 ہزار احباب کے شامل ہونے اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے دوسرے روز کے خطاب میں بیان فرمودہ جماعتی ترقیات کا جائزہ بھی شائع ہوا۔ خبر کے آخر میں عالمگیر بیعت کا بھی ذکر ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے جلسہ کے آخری روز اپنے خطاب میں اسلام کی امن، پیار اور محبت کی خوبصورت تعلیم پیش کی۔

انڈو امریکن نیوز۔ ہیوسٹن کے اس اخبار نے اپنی 19 جولائی 1993ء کی اشاعت میں خاکسار کا ایک خط ایڈیٹر کے نام شائع کیا ہے جس میں لکھا گیا تھا کہ بازنیا میں مسلمانوں کی مساجد کو منہدم کیا جارہا ہے جو کہ ایک بہت شرمناک بات ہے۔ یہ ساری دنیا میں مذمت کے قابل ہے کہ کسی کو اس کی مذہبی عبادات سے اور عبادت گاہ سے روکا جائے۔ عیسائی اور یہودی بھی اس کام کی مذمت کرتے ہیں۔

پاکستان نے بھی یہی کچھ کیا ہے۔ ماضی میں جانے کی ضرورت نہیں۔ پاکستان کے سابق ذوالفقار علی بھٹو نے سو سالہ مسئلہ کا حل یہ کیا تھا کہ انہوں نے ایک مذہبی گروہ کو غیرمسلم قرار دیا اور اس کے بعد آنے والے ڈکٹیٹر جنرل ضیاء الحق نے اس پر مزید دروازے بند کئے اور پھر انہیں خدا کے عذاب سے کوئی نہ بچا سکا۔

مسلمان تو زمینوں کو فتح نہیں کرتے وہ تو دلوں کو فتح کرتے ہیں۔

انڈوامریکن نیوز 16 اگست 1993ء کی اشاعت میں صفحہ 36پر واشنگٹن ڈی سی میں منعقدہ خدام الاحمدیہ کے اجتماع کی خبر شائع

کی ہے کہ اس میں مکرم ڈاکٹر برادر مظفر احمد ظفر صاحب، مکرم قمر احمد شمس صاحب اور خاکسار سید شمشاد احمد ناصر ریجنل مبلغ تقاریر کریں گے۔ اسی طرح اس اخبار نے اپنی 9 اگست 1993ء کی اشاعت میں جلسہ سالانہ یوکے کی خبر بھی شائع کی ہے جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے خطابات کا ذکر ہے کہ اسلام کی تعلیم امن کی تعلیم ہے۔ ان کے پیروکاروں کو چاہئے کہ وہ اسلام کی اس حسین تعلیم پر عمل پیرا ہوں۔

West Sun 1960۔ ہیوسٹن کے اس اخبار نے خدام الاحمدیہ کے واشنگٹن میں ہونے والے اجتماع کی خبر شائع کی ہے جس میں بتایا گیا تھا کہ مکرم ڈاکٹر برادر مظفر احمد ظفر صاحب قائمقام امیر جماعت USA نے افتتاحی اور اختتامی تقاریر کیں اور جیتنے والے خدام و اطفال میں انعامات تقسیم کئے۔ مکرم قمر احمد شمس صاحب صدر خدام الاحمدیہ نے اپنی تقریر میں کہا کہ نوجوانوں کو اچھے شہری بن کر قوم اور ملت کی خدمت کرنی چاہئے۔ نیز لکھا کہ مکرم سید شمشاد احمد ناصر صاحب ریجنل مبلغ نے بھی خدام کے اجتماع میں تقریر کی۔ ان کی تقریر کا عنوان ’’نوجوانوں کے سنہری کارنامے‘‘ تھا۔ ریجنل مبلغ صاحب نے اپنی تقریر میں کہا کہ نوجوانوں کو وقت کی قربانی کی طرف خاص توجہ دلائی اور بتایا کہ انہیں اس کام کی کامیابی کے لئے دعائیں بھی کرنی چاہئیں۔

اجتماع میں بازنین مہمانوں نے بھی خطاب کیا۔ انہوں نے بازنیا میں ہونے والے مظالم سے خدام کو آگاہ کیا۔ اجتماع میں نماز تہجد باجماعت اور پانچوں نمازوں کا اہتمام رہا نیز خدام و اطفال نے علمی و ورزشی مقابلہ جات میں حصہ لیا۔

وائس آف ایشیا کی 6 ستمبر 1993ء کی اشاعت میں مکرم داؤد منیر صاحب کا ایک خط شائع ہوا ہے جس میں انہوں نے اخبار کی آزادانہ صحافت کو خراج تحسین پیش کیا ہے اور پھر کچھ حقائق بھی بیان کئے ہیں۔ مثلاً جماعت احمدیہ یوکے کے جلسہ سالانہ کے بارے میں تحریر کیا پھر مسلمانوں کی طرف سے ایک اعلان کا ذکر کیا جس میں بتایا گیا تھا کہ احمدی مسلمان نہیں ہیں کیونکہ پاکستان کی اسمبلی نے انہیں غیرمسلم قرار دیا ہے۔ اس بارے میں آپ نے لکھا کہ میں سوچ رہا ہوں کہ کیا اس وقت ایسی باتوں کے کرنے کی ضرورت ہے جبکہ تمام مسلمان ساری دنیا میں ایک بے چارگی کی کیفیت سے گزر رہے ہیں۔ علماء کو تو چاہئے تھا کہ وہ سب کے اندر یک جہتی اور اتحاد پیدا کرتے جو کہ اسلام کی تعلیم اور محمد رسول اللہ ﷺ کے اسوہ کے مطابق ہے۔ علماء کو چاہئے کہ اسلام کی تعلیم کو امن اور پیار کے ساتھ پھیلائیں بجائے اس کے کہ ایک دوسرے کو کافر کہیں۔ ان علماء کو یہ سمجھ لینا چاہئے کہ کسی شخص کو بھی کسی دوسرے کو کافر کہنے کا کوئی حق حاصل نہیں ہے جبکہ وہ اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہو۔

مکرم داؤد منیر صاحب نے لکھا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص کلمہ پڑھتا ہے اسے کسی طرح بھی کافر کہنا درست نہیں ہے۔ ایسے علماء جو اس قسم کی تعلیم پھیلاتے ہیں اور مسلمانوں کو، کلمہ گو کو کافر کہتے ہیں وہ حقیقی طور پر علماء کہلانے کے مستحق نہیں ہیں۔ اگر ان علماء کو قادیانیوں سے اختلاف ہے تو یہ طریق تو نہیں ہے کہ ان کے بارے میں جھوٹی خبریں پھیلائی جائیں بلکہ پیار اور محبت سے اپنے اختلافات کو سلجھانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

نیز لکھا کہ عیسائیوں اور یہودیوں کے بھی بے شمار فرقے ہیں مگر نہیں دیکھا گیا کہ وہ آپس میں ایک دوسرے کو اس طرح کافر کہتے ہوں جس طرح مسلمان ایک دوسرے کو کافر کہتے ہیں۔ مجھے تنگ نظر علماء اور مسلمانوں کے اس اعلان کو پڑھ کر سخت افسوس ہوا ہے۔ حالانکہ اسلام وہ مذہب جس نے پہلی بار دنیا کو پیار، محبت اور عالمگیر اخوت کا پیغام دیا ہے اور برداشت کی تعلیم دی ہے جس کو اب حال کے علماء نے اپنے سیاسی عزائم کی وجہ سے پس پشت ڈال دیا ہے۔

وائس آف ایشیا نے اپنی اشاعت 27 ستمبر 1993ء کی اشاعت میں صفحہ 19 پر یہ خبر دی ہے:

Ahmadiyya to boycott poll in Pakistan.

اس خبر میں جماعت احمدیہ جو کہ پاکستان میں مظالم کا شکار ہے نے پاکستان میں ہونے والے انتخابات میں غیرمسلم کی سیٹ پر الیکشن میں حصہ لینے سے انکار کیا ہے۔ خبر میں بتایا گیا ہے کہ 1974ء میں بھٹو حکومت کی قومی اسمبلی نے انہیں غیرمسلم اقلیت قرار دیا تھا اور ضیاء حکومت نے ایک آرڈیننس کے ذریعہ ان کے حقوق کو پامال کیا جس کی وجہ سے وہ نہ مسلمان کہلا سکتے ہیں نہ ہی اذان دے سکتے ہیں اور نہ ہی اپنی عبادت گاہ کو مسجد کہہ سکتے ہیں۔ جبکہ احمدی اپنے آپ کو مسلم سمجھتے ہیں وہ صرف یہ کہتے ہیں کہ وہ انیسویں صدی میں آنے والے ریفارمر حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ پر ایمان رکھتے ہیں جو کہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے آئے ہیں۔ اس خبر میں مزید بتایا گیا تھا کہ احمدیوں کا اپنے آپ کو غیرمسلم سمجھنا حقیقت کے خلاف ہے۔ اس میں مزید لکھا ہے کہ گزشتہ مہینے سپریم کورٹ نے بھی اپنے ایک حالیہ فیصلے میں جماعت احمدیہ کو اسلامی اصطلاحات استعمال کرنے سے منع کیا ہے۔

انڈو امریکن نیوز نے بھی اپنی اشاعت 6 ستمبر 1997ء صفحہ 10 پر یہی خبر پھر شائع کی ہے۔

دی پاکستان پوسٹ انگریزی اخبار نے ستمبر 1993ء صفحہ 10 پر خاکسار کا تبصرہ شائع کیا ہے جس کا عنوان تھا:

Persecution Verses Perseverance

یعنی مظالم کے مقابلہ میں برداشت اور استقلال اس مضمون میں خاکسار نے سپریم کورٹ کے فیصلہ پر کہ احمدی اپنے آپ کو نہ مسلمان کہلا سکتے ہیں اور نہ ہی کوئی اسلامی اصطلاحات کا استعمال کر سکتے ہیں، تبصرہ کیا ہے۔ 1974ء اور 1984ء کے فیصلہ جات اور آرڈیننس پر تبصرہ کیا گیا ہے اور جماعت کا تعارف ہے کہ کب اور کس وقت جماعت کا آغاز ہوا۔

اس میں بتایا گیا ہے کہ جماعت احمدیہ پانچ ارکان اسلام پر پورا یقین رکھتی ہے اور ان پر مکمل طور پر عمل کرتی ہے۔ جماعت احمدیہ بھائی چارہ اور اسلامی اخوت پر عمل کرتی ہے اور جماعت اس وقت 130 ممالک میں پھیل چکی ہے۔ جماعت احمدیہ کسی کے لئے بھی کسی بھی رنگ میں کوئی خطرہ نہیں ہے اور نہ اس کے قیام کا یہ مقصد ہے۔ لیکن جماعت شروع دن سے ہی تکالیف اور مظالم کا نشانہ بنی ہوئی ہے جو اس کی صداقت کی دلیل ہے۔ احمدیت نے بڑے جلیل القدر سپوت پیدا کئے ہیں مثلاً مکرم سر محمد ظفراللہ خان صاحب جو کہ پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ تھے اور عالمی عدالت کے جج بھی رہے، مکرم ڈاکٹر عبدالسلام نوبیل پرائز، ایئر مارشل مکرم ظفر چوہدری صاحب، مکرم ایم ایم احمد صاحب چیئرمین پلاننگ کمیشن کا بھی ذکرِ خیر کیا گیا تھا اس مضمون میں 1974ء کے اسمبلی کا فیصلہ اور 1984ء کے آرڈیننس کا ذکر کر کے لکھا تھا کہ یہ سب مذہبی آزادی اور بنیادی حقوق کے خلاف فیصلہ جات ہیں اور بنیادی حقوق کی پامالی ہے جو کہ کسی بھی مہذب معاشرے میں قابل قبول نہیں ہے۔ ان قوانین کو قانونی حیثیت دینے سے احمدی مسلمانوں کو تکالیف اور ظلم کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ بہت سارے احمدی صرف کلمہ پڑھنے، بسم اللہ لکھنے پر اور السلام علیکم کہنے پر پاکستان کی جیلوں میں مقیّد ہیں۔ اور 4 احمدیوں کو تو اس پاداش میں سزائے موت بھی سنائی جا چکی ہے جبکہ 6 احمدیوں کو عمر قید کی سزا دی گئی ہے۔ یہ سب سزائیں ہمارے نزدیک غیر اسلامی ہیں۔ احمدیوں کا پورا بھروسہ اور توکل خداتعالیٰ کی ذات پر ہے۔ احمدی ہر قدم پر قانون کی پاسداری کرتے ہیں۔ اخبار نے یہ مضمون خاکسار کی ایک تصویر کے ساتھ شائع کیا تھا جو خدام الاحمدیہ کے اجتماع میں لی گئی تھی۔ (خاکسار خدام الاحمدیہ کا سکارف پہنے ہوئے تھا)

اسی طرح اس خبر کے ساتھ خدام الاحمدیہ کے اجتماع کی خبر ہے جس میں دو تصاویر ہیں مکرم قائمقام امیر برادر مظفر صاحب خدام و اطفال کو انعامات دے رہے ہیں۔

دی پاکستان پوسٹ نے ستمبر 1993ء کی اشاعت کے صفحہ 11 پر پورے صفحہ کی خبر دی ہے۔ اس میں دو چیزیں بیان ہوئی ہیں۔ اخبار نے ٹائٹل دیا ہے ’’Islam Today‘‘۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی تصویر کے ساتھ یہ عنوان لگایا ہے۔

Muslim Caliph 0.25million members one night.

اخبار نے لکھا کہ جماعت احمدیہ کے خلیفہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحبؒ نے یکم اگست 1993ء کو عالمی بیعت لی جس میں 204000 نئے لوگوں نے احمدیت میں شمولیت اختیار کی۔ اس جلسہ میں 15000 لوگوں نے دنیا کے مختلف ممالک سے شرکت کی جس میں یو ایس اے، کینیڈا، رشیا، پاکستان، انڈونیشیا، جاپان، بازنیا، مغربی جرمنی، بنگلہ دیش، انڈیا، سیرالیون، نائیجیریا، گھانا، آئیوری کوسٹ، سینیگال، فلسطین، ایسٹ افریقن ممالک اور یورپین ممالک کے افراد شامل تھے۔ جلسہ کی تقاریر کا رواں ترجمہ 8 دیگر زبانوں میں بھی نشر ہوا۔

حضرت مرزا طاہر احمد صاحبؒ نے اپنے خطاب میں لوگوں کو بتایا کہ باوجود اس قدر مخالفت کے جس میں حکومت پاکستان بھی شامل ہے پھر بھی اللہ تعالیٰ نے جماعت کی تائید اور مدد فرمائی ہے اور ہر سطح پر ہر جگہ کامیابی عطا ہوئی ہے۔ 9 سال کی جماعتی ترقیات کا خاکہ اس میں پیش کیا گیا ہے۔ اس وقت تک 50 سے زائد زبانوں میں قرآن کریم کا ترجمہ ہو چکا تھا اور اخبار نے لکھا کہ قرآن مجید کا 100 زبانوں میں ترجمہ کرنے کا اصل منصوبہ ہے۔ حضرت مرزا طاہر احمد صاحبؒ نے سوالوں کے جواب بھی دیئے۔ مضمون کے آخر میں جماعت کا تعارف بھی دیا گیا ہے۔

1/4 صفحہ پر ’’گلف وار‘‘ کے بارے میں تبصرہ ہے۔ اس جنگ میں مسلمان ممالک کا یہ خیال غلط تھا کہ اس جنگ سے مسلمان ممالک میں امن قائم ہوگا اور مسلمان اس میں جیت جائیں گے۔ اس وقت صرف اور صرف ایک ہی آواز تھی جو مسلمانوں کو تنبیہ کر رہی تھی ---------------- اور وہ آواز جماعت احمدیہ کے خلیفہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحبؒ کی تھی۔ آپؒ نے گلف وار پر پے در پے خطبات دیئے اور مسلمانوں کو اس جنگ سے باز

رہنے کی تلقین کے ساتھ ساتھ اسلامی تعلیمات بھی بیان کیں کہ وہ امریکہ اور دوسرے ممالک کو اس جنگ سے باہر رکھیں۔ اور خود مل کر یعنی مسلم ممالک مل کر، اس کا حل سوچیں اور ثالثی کو ترجیح دیں کیونکہ یہ اسلام کی عین تعلیمات کے مطابق ہے۔

حضرت مرزا طاہر احمد صاحبؒ نے اپنے خطبات میں جو کتابی شکل میں بھی شائع ہو چکے ہیں بتایا کہ یہ یورپین ممالک کی طرف سے مسلمانوں کے خلاف ایک پراپیگنڈا اور ناانصافی کی زبردست مثال ہے جو لوگ یہ خطابات اور اس کتاب کو پڑھیں گے وہ ضرور حقیقت حال سے واقف ہوں گے۔

انڈو امریکن نیوز کے صفحہ 16 پر ہمارا ایک اشتہار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر کے ساتھ شائع ہوا ہے جس کا عنوان ہے۔ ’’مسیح موعود آچکے ہیں‘‘ جماعت کے تعارف کے ساتھ اس اشتہار میں احمدیہ مشن ہیوسٹن کا ایڈریس اور فون نمبر بھی دیا گیا ہے۔

وائس آف ایشیا کی اشاعت میں حضرت مسیح موعودؑ کی تصویر اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی تحریر آپ کی کتاب ایام الصلح سے اردو اور انگریزی میں ہے جس میں ارکان اسلام کی تفصیل ہے۔ نیز اس وقت حضورؒ کے خطبات سیٹلائٹ چینل پر جمعہ کے دن نشر ہوئے تھے۔ اس کی تفصیل اور مشن کے ایڈریس اور فون نمبر درج ہیں۔

وائس آف ایشیا کی اشاعت 27 ستمبر 1993ء میں صفحہ 42 پر پورے صفحہ پر ایک تبصرہ ہے جو کہ M.M.Clarke of Birmingham UK کا ہے۔ انہوں نے جماعت احمدیہ پر تبصرہ کرتے ہوئے سپریم کورٹ کے 3 جولائی 1993ء کے فیصلہ پر کیا ہے۔ اس کا عنوان یہ تھا

Is there a patent for ideas and practices of Islam.

مضمون لکھنے والے نے لکھا کہ سپریم کورٹ کا فیصلہ جو احمدیوں کو اسلامی اصطلاحات کو استعمال کرنے سے منع کرتا ہے اور جماعت احمدیہ کی اس بارہ میں اپیلوں کو مسترد کیا گیا ہے جبکہ جماعت احمدیہ کہتی ہے کہ کیا کسی اسمبلی یا حکومت یا عدالت کو کسی کے ایمان کا فیصلہ کرنے کا قانونی حق ہے۔ اور یہ حق کہاں سے لیا گیا ہے؟

مذہبی عقائد کا تعلق مذہبی لیڈرز یا اس شخص سے تعلق رکھتے ہیں جو اپنے آپ کو اس مذہب سے منسلک رکھتا ہے اور اس کی باتوں پر عمل کرتا ہو۔ اس بات کی ہر قانون اجازت دیتا ہے اور یہ انسان کا بنیادی حق ہے کہ جس مذہب کا وہ چاہے اعلان کرے دوسرے کو اختیار نہیں ہے کہ اس میں دخل اندازی کرے۔ جماعت احمدیہ کے خلاف آرڈیننس xx ان کے بنیادی حقوق کی خلاف ورزی ہے اور مکمل طور پر ناانصافی ہے اور واضح طور پر امتیازی سلوک ہے۔ انہوں نے لکھا کہ سپریم کورٹ مکمل طور پر صحیح انصاف فراہم کرنے میں ناکام رہی ہے اور انہوں نے احمدیوں کی اپیل کو بلاوجہ مسترد کیا ہے۔

مضمون نگار نے سپریم کورٹ کے فیصلہ کو تحریر کر کے اس پر تنقید کی ہے کہ سپریم کورٹ کا یہ فیصلہ ان سب لوگوں کے لئے عالمی سطح پر بھی شاک گزرے گا اور حیرانگی کا باعث ہوگا جو ان چیزوں کو انسان کا بنیادی حق سمجھتے ہیں اور مذہب کو انسان اور اس کے پیدا کرنے والے کا حصہ سمجھتے ہیں۔ اس سے احمدیوں کو ان کے بنیادی حقوق سے محروم کیا گیا ہے۔

یہ بھی خیال رہے کہ قانون مذہبی آزادی کی ضمانت دیتا ہے لیکن احمدیوں کے لئے یہ نہیں ہے وہ جو اپنا ایمان اور عقائد سمجھتے ہیں اس کے مطابق ان کو عمل کرنے نہیں دیا جاتا بلکہ ان کے بنیادی حقوق کی پامالی کی جارہی ہے۔

سپریم کورٹ کے فیصلہ سے جماعت احمدیہ پر مزید عرصہ حیات تنگ ہو گا اور ان کے بنیادی حقوق پامال ہوں گے مثلاً کلمہ طیبہ، احمدیوں کا بنیادی ایمان ہے اور اگر کوئی احمدی کلمہ پڑھتا ہے تو اسے جیل کی سلاخوں کے پیچھے ڈال دیا جائے گا۔ اور اس پر 298C کے مقدمات چلیں گے جو کہ عالمی سطح پر بھی قابل قبول نہیں ہیں۔ کورٹ نے صرف اسی پر بس نہیں کی بلکہ احمدیوں کے خلاف یہ ایک ایسا قانون بنا ہے جس کی بنیاد پر وہ توہین مذہب اور توہین رسالت کے مرتکب قرار دیے جاکر سزا کے مستحق ہوں گے۔

اسی اخبار نے اپنی اشاعت کے 27 ستمبر 1993ء میں ’’پاکستان کی سپریم کورٹ کا فیصلہ‘‘ پر ایک اور تبصرہ بھی شائع کیا ہے جو کہ اوپر لکھے ہوئے مضمون سے ملتا جلتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے خلاف سپریم کورٹ نے اپنے فیصلہ میں ایک امتیازی سلوک روا رکھا ہے جس سے جماعت احمدیہ کے افراد کے بنیادی حقوق کی پامالی کی گئی ہے اور اس کی بنیاد 1974ء میں قومی اسمبلی کا فیصلہ اور 1984 میں xx آرڈیننس ہے۔ جس کی بنیاد پر احمدیوں کے خلاف 5 کیسز سپریم کورٹ میں دائر کئے گئے مگر سپریم کورٹ نے انصاف کے تقاضوں کو بالائے طاق رکھ کر اپنے فیصلہ کو مزید احمدیوں کے خلاف کیا۔ جس سے ان کے حقوق کی مزید پامالی کی گئی۔ دیکھنے والی بات ہے کہ عالمی سطح پر اس فیصلہ کو کیسے دیکھا جائے گا۔

انڈو امریکن نیوز کی اشاعت 27 ستمبر 1993ء میں انہوں نے لکھا کہ

Asia Watch Concern on Alleged Rights Abuse.

کے تحت اسلام آباد راؤٹر نیوز کے حوالہ سے مندرجہ بالا سپریم کورٹ کے فیصلہ پر خیالات کا اظہار ہے کہ اس فیصلہ سے انسان کے بنیادی حقوق کو پامال کیا گیا ہے اور یہ خصوصاً جنرل ضیاء الحق کے وقت سے زیادہ ہوا ہے۔ اور یہ قانون بنایا گیا تھا سیاسی اغراض کے مقاصد کے لئے۔ اس قانون کے تحت سینکڑوں لوگوں کو اب تک قید کیا گیا ہے اسی طرح حکومت کے توہین مذہب و رسالت کے قانون نے بھی ایک ’’امتیازی سلوک‘‘ کی طرف رجحان ڈال دیا ہے اور اس سے اقلیتوں کے حقوق پامال کئے گئے ہیں۔ 1980ء کے بعد سے اب تک دو ایسے قوانین وضع کئے گئے ہیں جن میں احمدیوں کو زیادہ ٹارگٹ بنایا گیا ہے اور انہیں نہ صرف مشکلات کا سامنا ہے بلکہ اسلامی اصطلاحات کے استعمال پر پابندی ہے۔ اخبار نے مزید لکھا کہ 1992ء جنوری میں ایک عیسائی ٹیچر کو قتل کر دیا گیا تھا کہ اس کے سکول میں ایک پوسٹر توہین مذہب کی نشاندہی کر رہا تھا۔ اسی طرح جولائی 1992ء میں ایک احمدی کو بھی اسی وجہ سے مار دیا گیا تھا۔

ایشیا واچ نے حکومت پاکستان پر زور دیا ہے کہ وہ تمام اقلیتوں کو مذہبی آزادی کے ساتھ ان کے بنیادی حقوق کی بھی ضمانت دے۔

ہیوسٹن کرانیکل جیسا کہ میں نے لکھا کہ یہ اخبار ہیوسٹن کا سب سے بڑا اخبار ہے اور اس وقت اس کی 70 ہزار سے زائد اشاعت تھی۔ اس کے مذہبی کالم کی انچارج Cecile Holmes White تھیں۔ یہ ہفتہ میں ایک دفعہ اس اخبار میں مذہبی کالم لکھتیں یا کسی مذہبی لیڈر کا انٹرویو شائع کرتیں۔ یا عقائد پر تبادلہ خیالات یا کسی مذہبی خبر کو شائع کرتیں۔

خاکسار نے ان کے ساتھ بڑے اچھے روابط رکھے۔ اور انہوں نے بھی دل کھول کر جماعتی خبریں اور جماعت کا موقف اور مضامین شائع کئے۔ جب خاکسار کی فیملی 5 سال بعد ہیوسٹن آئی تو ایک دفعہ انہوں نے کہا کہ وہ ہمارا انٹرویو لینا چاہتی ہیں۔ چنانچہ وہ مشن ہاؤس تشریف لائیں اور انٹرویو لیا میرا بھی اور میری اہلیہ صفیہ سلطانہ صاحبہ کا بھی اور قریباً پورے صفحہ پر مبنی انٹرویو اور دو تصاویر شائع کیں۔ ایک تصویر خاکسار کی نماز پڑھتے ہوئے (سجدے کی حالت میں) ہے۔ اور دوسری تصویر میں میرے ساتھ میری اہلیہ پردہ میں، خاکسار ہاتھ میں قرآن شریف پکڑے ہوئے ہے۔

انٹرویو میں انہوں نے خبر کو اس طرح شروع کیا کہ

اگرچہ احمدیوں کو دیگر مسلمانوں نے اسلام سے خارج کیا ہوا ہے اور احمدی ان مسلمانوں کے سخت مظالم کا نشانہ بھی بنے ہوئے ہیں اور پاکستان میں خاص طور پر احمدیوں کو اپنے آپ کو مسلمان کہلانے کی اجازت نہیں ہے بلکہ بعض اوقات تو ان کے لئے اپنے آپ کو مسلمان کہلانا بہت بڑا خطرہ مول لینے والی بات ہے۔ 1984ء کے قانون کے مطابق تو اگر وہ اپنے آپ کو مسلمان کہیں تو 3 سال کے لئے قید ہو جائیں گے۔ سید شمشاد احمد ناصر جو کہ پاکستانی ہیں اور احمدیہ مبلغ ہیں یہاں پر، کہتے ہیں کہ یہ ناقابل برداشت بات ہے اور حال ہی میں سپریم کورٹ آف پاکستان نے انہیں بنیادی حقوق سے بھی محروم کیا ہے اور انہیں اس کے مطابق اپنی عبادت کرنے کا بھی کوئی حق نہیں ہے۔ شمشاد کا کہنا ہے کہ جب ان باتوں کو قانونی حیثیت حاصل ہوگئی ہے تو ملاں کی مخالفت بھی بہت زیادہ ہوگئی ہے۔ اس کے باوجود وہ اپنی تبلیغ کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔

شمشاد جس بلڈنگ میں یہاں ہیوسٹن میں رہتے ہیں اس کے ساتھ ہی ایک اور کمرہ میں اس کی کمیونٹی کے لوگ ہر جمعہ کو صبح کے وقت اکٹھے ہو کر حضرت مرزا طاہر احمد صاحب جو ان کے عالمگیر روحانی پیشوا ہیں کا خطبہ جمعہ Live سنتے ہیں جو کہ لندن سے نشر ہوتا ہے۔ اور پھر جمعہ کے وقت نماز جمعہ بھی ادا کرتے ہیں۔

جماعت احمدیہ اٹھارویں صدی میں ساؤتھ ایشیا ہندوستان میں شروع ہوئی اور وہ اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں اور احمدیہ جماعت کے بانی کو وہ امتی نبی سمجھتے ہیں جو کہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لئے آئے تھے یہ عقیدہ باقی مسلمانوں کے عقیدہ کے خلاف ہے وہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو آخری نبی سمجھتے ہیں۔

شمشاد نے کہا ہے کہ وہ یہاں پر صرف اپنے احمدیہ ممبران کے لئے نہیں ہیں بلکہ اپنے عقائد کی تبلیغ کرتے ہیں اور دوسرے لوگوں تک اپنا پیغام پہنچاتے ہیں۔ اس سے قبل شمشاد نے ڈیٹرویٹ ریجن میں 5 سال تک خدمت کی ہے۔ وہ اس ریجن میں اپنا پیغام پہنچا رہے ہیں اور میکسیکو میں بھی تبلیغ کرنے جاتے ہیں۔

خبر اور انٹرویو میں انہوں نے یہ بھی لکھا کہ اس علاقہ میں قریباً 250 احمدی ہیں ٹیکساس کے علاوہ پاکستانی، ہندوستانی نائیجیرین اور دیگر لوگ احمدیہ مشن میں اپنے عقیدہ کے مطابق عمل کرتے ہیں اور یہ سب لوگ آخری زمانہ میں آنے والے موعود پر ایمان رکھتے ہیں اس کے بعد وہ لکھتی ہیں کہ

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE
www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION
Download on the App Store
ANDROID APP ON Google play
اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی صاحبؑ نے 19 ویں صدی کے شروع میں جب دیکھا کہ اسلام کو دیگر مذاہب کا سامنا اور چیلنج ہے خصوصاً عیسائیت اور ہندو ازم سے تو انہوں نے ان کا مقابلہ کیا اور انہوں نے اپنے مسیح و مہدی ہونے کا دعویٰ بھی کیا۔ مرزا غلام احمد صاحب کا یہ دعویٰ کہ وہ نبی ہیں دیگر مسلمانوں کے لئے اس کو قبول کرنا بہت مشکل ہے۔ ان خیالات کا اظہار ڈاکٹر سید سعید نے کیا جو واشنگٹن میں اسلامک آفیسرز کے نگران ہیں۔ انہوں نے کہا کہ احمدیوں کے اس عقیدہ کی وجہ سے وہ اسلام سے باہر ہیں۔ ڈاکٹر سلینہ احمد جو کہ گریٹر ہیوسٹن کے میڈیا کے ڈائریکٹر ہیں نے کہا ہے کہ ان کے لئے احمدیوں کے بارے میں جج کرنا یا خیالات کا اظہار کرنا مشکل ہے وہ کہتی ہیں کہ ان کا علم کچھ زیادہ نہیں ہے اس بارے میں۔ البتہ پاکستان میں انہیں غیر مسلم قرار دیا گیا ہے۔ لیکن اس کے برعکس ہندوستان میں وہ مسلمان سمجھے جاتے ہیں۔ ڈاکٹر سلینہ احمد نے کہا کہ میرے نزدیک سب برابر ہیں میں یہ سمجھتی ہوں کہ جو پانچ ارکان اسلام پر ایمان نہ لائے وہ مسلمان نہیں ہے۔

انٹرویو کے آخر میں وہ لکھتی ہیں اس کے برعکس شمشاد اور ان کی اہلیہ صفیہ سلطانہ سمجھتے ہیں کہ یہ ان کی ذمہ داری ہے کہ اسلام کا پیغام صحیح صورت میں دوسروں تک پہنچائیں جو کہ ہر قسم کے نسلی امتیاز سے پاک ہو۔

صفیہ نے کہا کہ وہ اپنے بچوں کو شروع ہی سے اسلامی تعلیم سکھا رہی ہیں اخبار نے خاکسار کے چاروں بچوں کے نام اور ان کی عمریں لکھ کر بتایا کہ ان سب نے چھوٹی عمر ہی میں قرآن کریم پڑھ لیا ہے جو کہ مسلمانوں کی کتاب ہے۔ شمشاد نے بتایا کہ اسلام تو امن اور پیار کا مذہب ہے، ہر شخص کو بلاامتیاز اسلام کا پیغام پہنچانا ہمارا کام ہے۔

انڈو امریکن نیوز اپنی اشاعت 4 اکتوبر 1993ء میں خاکسار کے حوالہ سے کمیونٹی نیوز میں لکھتا ہے کہ بہت سے لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ عراق پر بمباری کرنے سے، بازنیا میں مسلمانوں کا بے رحمی سے قتل عام، بمبئی میں خون بہانے سے، اسلام تنزل کی طرف جائے گا۔ اس کے برعکس لاکھوں لوگ اسلام میں داخل ہو رہے ہیں۔ اس خبر میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی تصویر بھی شائع ہوئی ہے۔ اخبار لکھتا ہے کہ اس قسم کی خبر ملین لوگوں نے ساری دنیا میں اس وقت دیکھی جب جرمنی میں ان کے اٹھارویں جلسہ سالانہ پر جماعت احمدیہ کے روحانی پیشوا مرزا طاہر احمدؒ نے 10 ستمبر 1993ء کو شرکت کی اور 18 ہزار لوگ اس میں شامل ہوئے۔ جلسہ سالانہ کے دوسرے دن ''احمد'' نے لوگوں کے سوالوں کے جواب بھی دیئے اور 1600 سے زائد یورپین لوگوں نے آپ کے ہاتھ پر بیعت بھی کی۔ اس سال جولائی میں یوکے میں 20 ہزار سے زائد لوگوں نے وہاں جلسہ سالانہ میں شرکت کی تھی۔ ''احمد'' نے لوگوں کو تلقین کی کہ وہ اپنی زندگیاں قرآن کریم کی تعلیمات کے مطابق ڈھالیں۔

وائس آف ایشیا نے بھی اپنی اشاعت 18 اکتوبر 1993ء میں یہی جلسہ جرمنی کی خبر اسی طرح دی۔

انڈو امریکن نیوز نے اپنی اشاعت 18 اکتوبر 1993ء صفحہ 14 میں خاکسار کا ایک خط شائع کیا ہے جس میں خاکسار نے لکھا ہے کہ

Four Million Ahmadis Denied vote's rights.

خاکسار نے اس خط میں ایڈیٹر کے نام یہ لکھا ہے کہ پاکستان میں احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت ٹھہرایا گیا اور اسے قانونی حیثیت دے کر انہیں ان کے بنیادی حقوق سے محروم کیا گیا۔ خاکسار نے خصوصی طور پر جنرل ضیا کے XX آرڈیننس کا ذکر کیا اور سپریم کورٹ کے حالیہ فیصلے کے بارے میں بھی ذکر کیا اور احمدیوں کو ان کے بنیادی حقوق سے محروم کرنے کے بارے میں لکھا۔

(باقی آئندہ بدھ ان شاء اللہ)

آج کی دعا

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنَ الْجُوعِ فَإِنَّهُ بِئْسَ الضَّجِيعُ وَأَعُوذُبِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ فَإِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ

(سنن نسائی حدیث نمبر: 5470 کِتَابُ الِاسْتِعَاذَةِ)

ترجمہ: حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: ''اے اللہ! میں بھوک سے تیری پناہ چاہتا ہوں کیونکہ اس کا ساتھ بہت برا ہے۔ اور خیانت سے بھی پناہ چاہتا ہوں کیونکہ یہ بدترین خصلت ہے (یا اس سے برا انسان کا کوئی قریبی دوست نہیں ہوسکتا)۔

یہ پیارے رسول حضرت محمد ﷺ کی مفلسی اور خیانت سے خدا کی پناہ مانگنے کی دعا ہے۔

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مومن میں جھوٹ اور خیانت کے سوا تمام بری عادتیں ہوسکتی ہیں۔

(مسند احمد)

(مرسلہ: قدسیہ محمود سردار)

بقیہ: فرمان خلیفہ وقت...... از صفحہ 1

کہ اسی کا روپ ہو جاتا ہے جس سے وہ محبت کرتا ہے۔ یہی بھید ہے کہ جو شخص خدا سے محبت کرتا ہے وہ ظلّی طور پر بقدر اپنی استعداد کے اس نور کو حاصل کر لیتا ہے جو خدا تعالیٰ کی ذات میں ہے اور شیطان سے محبت کرنے والے وہ تاریکی حاصل کر لیتے ہیں جو شیطان میں ہے۔'' یعنی فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی صفات کو اپنانا یہی محبت کا راز ہے۔ معرفت کے ضمن میں بتایا گیا تھا کہ جب تک تمام صفات کا علم نہ ہو معرفت نہیں ہوسکتی اور معرفت کے بعد جب انسان مزید آگے بڑھتا ہے تو وہ محبت ہے اور محبت اسی وقت کامل ہوتی ہے جب اللہ تعالیٰ کی صفات کو اپنایا بھی جائے۔ صرف علم حاصل کرنا ہی ضروری نہیں بلکہ اسے اپنایا بھی جائے۔ اللہ تعالیٰ کے رنگ میں رنگین ہوا جائے تو پھر اللہ تعالیٰ کا نور حاصل ہوتا ہے۔)

(نور القرآن نمبر 2۔ روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 430)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ

''...محبت کی حقیقت بالالتزام اس بات کو چاہتی ہے کہ انسان سچے دل سے اپنے محبوب کے تمام شمائل اور اخلاق اور عبادات پسند کرے اور ان میں فنا ہونے کے لئے بدل و جان ساعی ہوتا اپنے محبوب میں ہو کر وہ زندگی پاوے جو محبوب کو حاصل ہے۔ سچی محبت کرنے والا اپنے محبوب میں فنا ہو جاتا ہے۔ اپنے محبوب کے گریبان سے ظاہر ہوتا ہے اور ایسی تصویر اس کی اپنے اندر کھینچتا ہے کہ گویا اسے پی جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ وہ اس میں ہو کر اور اس کے رنگ میں رنگین ہو کر اور اس کے ساتھ ہو کر لوگوں پر ظاہر کر دیتا ہے کہ وہ درحقیقت اس کی محبت میں کھویا گیا ہے۔''

(نور القرآن نمبر 2۔ روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 431)

(خطبہ جمعہ 4/ اپریل 2014ء)

30 ستمبر 2020ء		طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ		04:56	18:09
مدینہ منورہ	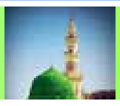	04:56	18:09
قادیان	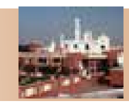	05:01	18:15
ربوہ		04:41	17:54
اسلام آباد ٹلفورڈ		05:33	18:42